بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

# روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۱۲ احسان ۱۳۴۷ھش ۱۲ جون ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۲۹

# جملہ انبیاء میں سے ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں

کیونکہ

## حضورؐ کا فیضان اور حضورؐ کی برکات جاری ہیں اور تا قیامت جاری رہیں گی

## ہمیں اپنے دلوں کو عشقِ رسولؐ سے معمور رکھنا چاہیئے اس کے بغیر ہم مقربِ بارگاہِ الٰہی نہیں بن سکتے

### جلسہ سیرۃ النبیؐ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ـــــ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ مطابق ۹ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۹ جون ۱۹۶۸ء صبح ۸ بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام بہت وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر روشنی ڈالی۔ حضورؐ کا نہایت ارفع، اعلیٰ اور فہم و ادراک سے بالا مقام، حضورؐ کی عظمت و جلالتِ شان، حضورؐ کے بے نظیر کمالات، اور حضورؐ کی بے مثال قوتِ قدسیہ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا تفصیل سے ذکر کیا۔ علماء سلسلہ نے اپنی ایمان افروز تقاریر میں ثابت کیا کہ جملہ انبیاء میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور اس لئے زندہ نبی ہیں کہ حضورؐ کا فیضان اور حضورؐ کی برکات حضورؐ کے وصال کے بعد بھی جاری و ساری ہیں اور ہمیشہ جاری رہیں گی۔ انہوں نے اس امر پر بھی خاص زور دیا کہ ہمیں اپنے دلوں کو عشقِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے معمور رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم مقربِ بارگاہِ الٰہی نہیں بن سکتے۔

اس ضمن میں انہوں نے بکثرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تلقین کرتے ہوئے یاد دلایا کہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یکم محرم الحرام ۱۳۸۸ھ سے روزانہ کم از کم دو سو بار تسبیح و تحمید کرنے اور درود پڑھنے کی جو تحریک فرمائی ہے اس کی غرض بھی یہی ہے کہ تا ہمارے دلوں میں محبتِ رسولؐ کی چنگاری بھڑک کر عشقِ رسول کی آگ میں تبدیل ہو اور ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہو کر قربِ الٰہی کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں اور عند اللہ اس کی رضا کی جنتوں میں داخل کئے جانے کے اہل قرار پائیں۔

۱۲ ربیع الاول کو صدر انجمن احمدیہ تحریکِ جدید، وقفِ جدید اور نفل عمر فاؤنڈیشن کے جملہ دفاتر اور ربوہ کے تمام تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی اور اہل ربوہ مرد عورتیں اور بچے محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بہت کثیر تعداد میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان جلسہ میں شریک ہوئے اور انہوں نے اپنے آقا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ کے اذکارِ مقدس سننے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔ جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا کئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہ ایک نوجوان طالب علم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر کی اور پھر مکرم محمد علی صاحب بھروانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر ان کا اردو ترجمہ بھی سنایا۔

؎ اس کے بعد علی الترتیب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ کامل" کے موضوع پر، مکرم مولانا غلام احمد صاحب آف بدوملی نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں آخری زمانہ کے متعلق" کے موضوع پر اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضورؐ کے صحابہ کا عشق" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے دوران مکرم ملک نذیر احمد صاحب ظفر، مکرم نسیم سیفی صاحب اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنا نعتیہ کلام پیش کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ چوہدری شبیر احمد صاحب کا منظوم کلام دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طویل فارسی نظم ؎

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

کے نو اشعار کے منظوم اردو ترجمہ پر مشتمل تھا۔ آخر میں صدارتی خطبہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

(باقی دیکھیئے صفحہ ۳)

# اخبار احمدیہ

35

—• ربوہ ـــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۰ احسان ۱۳۴۷ھش کو کچھ دنوں کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاک حسب سابق ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس عرصہ کے لئے ربوہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو امیر مقامی اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہے۔

—• ربوہ ۱۱ احسان۔ محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کے والد بزرگوار حضرت منشی عبدالحق صاحب تا حال بیمار ہیں۔ احباب بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—• برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) سے بذریعہ خط اطلاع آئی ہے کہ خاکسار کے چچا جان مکرم منظور الحق صاحب بنگالی برادر اصغر محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی اچانک شدید طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ خون کی الٹیاں آ رہی ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے محترم چچا جان کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(منصور احمد مبشر۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے حیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ احسان ۱۳۴۷ ہش

# آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

ایک مغربی خاتون جنہوں نے دینِ اسلام اختیار کر لیا ہے۔ اپنے ایک انٹرویو میں ایک سوال کے جواب میں فرماتی ہیں۔

"آج مغربی دنیا تاریکی میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ نفس و روح کی سعادت کا راستہ دکھانے کے لئے کوئی امید کی ذرا سی روشنی بھی نہیں ہے جو شخص بھی مغربی معاشرہ کی حقیقت سے آگاہ ہے۔ وہ اس عام اضطراب اور پریشانی کو دیکھ سکتا ہے جو ترقی اور عروج کی جھوٹی چمک کے پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آج لوگ اپنی مشکلات سے نجات پانے کے لئے نئی راستہ کی تلاش میں ہیں۔ ابھی انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ ان کی تلاش ناکام ہے۔ ان کے سامنے صرف ایک راستہ ہے اور وہ یہ کہ وہ ہلاکت و تباہی کے دوزخ کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ اسلام میں جسمانی تقاضوں اور روح کے مطالبوں کے درمیان جو دلکش توازن ہے۔ آج کے مغرب کے لئے اس میں بڑی کشش ہے۔ وہ جدید تہذیب کو وہ راستہ دکھا سکتا ہے جو انسانوں کے لئے حقیقی سعادت کا راستہ ہے۔ اور مغرب کے انسان کو اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کا شعور حاصل ہو اور وہ اللہ بزرگ و برتر کی رضا جوئی حاصل کرنے کی جدوجہد کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ یہی اس کی اخروی زندگی کی زندگی کی کامیابی کی بھی ضمانت ہے۔ اے اللہ! ہم سب کو دونوں جہانوں میں نیک بخت بنا۔"

(شہاب لاہور ۷ رجون صفحہ ۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۰ سال پہلے ایک مغربی علوم سے مسحور انسان سے خطاب کر کے فرمایا تھا۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کے رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو حماقتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سطلنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا۔ اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

جو کچھ اس مغربی مسلمان خاتون نے کہا ہے اس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لفظ لفظ کی تائید ہوتی ہے۔ خاتون موصوفہ نے وہ سچائیاں بھی دیکھ لی ہیں۔ جو اسلام کے پاس مغربی سائنس اور فلسفہ سے بالا و برتر ہیں۔ اور جن کو آج مغرب کے دانا خود محسوس کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

جو کچھ خاتون موصوفہ نے فرمایا ہے وہ حقیقت ہے اور ان کا بیان اس حقیقت کی چشم دید شہادت ہے۔ اس سے ہمارے ان دوستوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو نئی نئی سائنس اور مغربی فلسفہ سے دوچار ہوتے ہیں اور مذہب کا انکار کرنے لگتے ہیں۔ اور مغربی علوم سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ اہلِ مغرب نے اس زمانہ میں محیر العقول سائنسی ترقی کی ہے اور علم الابدان میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ مگر دوسری طرف وہ علم الادیان میں گھٹتے بھی چلے گئے ہیں۔ اور زندگی کی حقیقتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ انہیں جان لینا چاہیئے کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو اعتدال پر قائم کرتا ہے۔

---

## قطعہ

در بزمِ ما صراحی و جامِ محمدؐ است
بادہ کہ مے چشیم پیامِ محمدؐ است
حق است اگرچہ قول "اَنَا افصح العرب"
فرقِ کلامِ حق ز کلامِ محمدؐ است

(تنویر)

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

کی

# حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضورؐ کی امت سے بیمثال محبت

(مکرم بشیر احمد صاحب۔ گھٹیالیاں)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو بے پناہ محبت اور الفت تھی اس کا یہ لازمی تقاضا تھا کہ آپ کو اپنے محبوب آقا کی پیاری امت سے بھی غیر معمولی محبت ہوتی۔

حضرت مرزا صاحب کی زندگی کا ایک ایک لمحہ جو عشق رسول اللہؐ کی پُرکیف روحانی منزلوں کو طے کرنے میں گزرا تھا وہی لمحہ حضور رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی سربلندی اور سرفرازی کے فکر و غم میں بھی بسر ہوتا تھا۔

حضور امتِ محمدیہ کے فراق میں اپنے واردات قلبی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

اِنِّیْ رَاَیْتُ بِھَجْرِ قَوْمٍ فَارَقُوْا
حَالًا کَحَالَۃِ مُرْسَلٍ یَتَنَعَّانِیْ

کہ امتِ محمدیہ کے فراق میں آج میری وہی حالت ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی تھی۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

وَلِیْ وَجْدٌ لِقَوْمٍ فَوْقَ وَجْدٍ
وَمَا وَجْدُ الثَّوَاکِلِ وَالنِّیَاحِ

کہ میرے دل میں قوم احمد کے لئے وہ درد جوش زن ہے جو دنیا کے تمام دردوں سے زیادہ ہے اور اتنا درد تو ان عورتوں کو بھی نصیب نہیں ہوا جن کے سب کے سب بچے مر گئے ہوں اور وہ ان کی موت پر نوحہ کناں ہوں۔

آپ اپنے محبوب آقا کی امت کو مشکلات میں گرفتار دیکھتے ہیں تو تڑپ اٹھتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر کر ان کی مشکلات کے ازالہ کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں۔

آپ عالم اسلامی پر دجالی طاقتوں کی یورشوں کو دیکھتے ہیں تو کپکپا اٹھتے ہیں آستانۂ الوہیت پر گر کر بصد عجز و نیاز عرض کرتے ہیں ؎

حَلَّتْ بِاَرْضِ الْمُسْلِمِیْنَ جُنُوْدُھُمْ
فَسَرَتْ غَوَائِلُھُمْ اِلٰی نِسْوَانِھِمْ
یَا رَبِّ اَحْمَدَ یَا اِلٰہَ مُحَمَّدٍ!
اِعْصِمْ عِبَادَکَ مِنْ سُمُوْمِ دُخَانِھِمْ
یَا عَوْنَنَا انْصُرْ مَنْ سِوَاکَ مَلَاذُنَا
ضَاقَتْ عَلَیْنَا الْاَرْضُ مِنْ اَعْوَانِھِمْ
کَسِّرْ زُجَاجَتَھُمْ اِلٰھِیْ بِالصَّفَا
وَاعْصِمْ عِبَادَکَ مِنْ سُمُوْمِ بَیَانِھِمْ

کہ اے ہمارے خدا! دجالی عساکر عالم اسلامی پر حملہ آور ہو چکے ہیں اور ان کی بلاؤں نے مسلمان عورتوں کو اپنا نشانہ بنا رکھا ہے۔ سوائے احمد کے رب! اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے الٰہ! اپنے بندوں کو ان کے دھوئیں کے زہروں سے بچالے اور اے ہمارے مددگار! ہماری مدد فرما۔ کہ تیرے سوا کون ہے جو ہماری پناہ گاہ بن سکے کیونکہ اب ان کے مددگاروں سے ہماری زمین تنگ ہو گئی ہے۔

اے خدا! تو ان کے شیش محلوں کو پتھروں سے چکنا چور کر دے اور اپنے بندوں کو ان کے زہروں سے بچالے۔

دجالی طاقتیں جب فخر دو عالم سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان کھولتی ہیں تو آپ کا خون بھی کھول اٹھتا ہے۔ آپ دربارِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں ؎

سَبُّوْا نَبِیَّکَ بِالْعِنَادِ وَکَذَّبُوْا
خَیْرَ الْوَرٰی فَانْظُرْ اِلٰی عُدْوَانِھِمْ
یَا رَبِّ سَحِّقْھُمْ کَسَحْقِکَ طَاغِیًا
وَانْزِلْ بِسَاحَتِھِمْ بِھَدْمِ مَکَانِھِمْ
یَا رَبِّ فَرِّقْھُمْ وَفَرِّقْ شَمْلَھُمْ
یَا رَبِّ قَوِّدْھُمْ اِلٰی ذَوْبَانِھِمْ
یَا رَبِّ خُذْھُمْ مِثْلَ اَخْذِکَ مُفْسِدًا
قَدْ اَفْسَدَ الْاٰفَاقَ طُوْلُ زَمَانِھِمْ

یعنی اے خدا! ان ظالموں نے تیرے پیارے نبی کو بغض و عداوت سے گالیاں دی ہیں اور حضور سرور کائنات کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ پس تو ان کی زیادتیوں کو دیکھ۔

اور ان کو اس طرح پیس ڈال جس طرح تو ایک طاغی کو پیسا کرتا ہے اور ان کے مکانوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے صحنوں میں اتر آ۔

اے میرے رب! تو ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے اور ان کو کداز ہونے کی حالت کی طرف کھینچ لا۔

اے میرے خدا! تو ان کو پکڑ۔ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑا کرتا ہے کیونکہ ان کے طولِ زمانہ نے دنیا کو فساد سے بھر دیا ہے۔

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں ؎

حَلَّتْ بِاَرْضِ الْمُسْلِمِیْنَ جُمُوْعُھُمْ
وَخَبِیْثُھُمْ یُؤْذِی النَّبِیَّ وَیَا شَبٌ
اِنِّیْ اَرٰی اِیْذَاءَھُمْ وَفَسَادَھُمْ
وَیَذُوْبُ رُوْحِیْ وَالْوُجُوْدُ یُثَقَّبُ

اے خدا! دیکھ! مسلمانوں کی سرزمین پر ان کے جتھے چڑھ آئے ہیں اور ان میں سے خبیث آدمی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیتا ہے اور آپ پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ میں جب بھی ان کے ایذا اور فساد کو دیکھتا ہوں تو میری روح گداز ہو جاتی ہے اور وجود چھلنی ہو جاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں ؎

عَیْنٌ جَرَتْ مِنْ قَطْرِ دَمْعِ عَیْنُھَا
قَلْبٌ عَلٰی جَمْرِ الْغَضَا یَتَقَلَّبُ
مِنْ کُلِّ قُنَّاتٍ وَجَبَلٍ شَاھِقٍ
وَشَوَامِخٍ نَسَلُوْا وَوُطِیَ الْمَجْنَبُ
وَعَلٰی قِنَانِ الشَّامِخَاتِ مُصِیْبَۃٌ
عُظْمٰی فَاَیْنَ الْوَھْدُ مِنْھُمْ تَھْرَبُ

اے خداوند عالی! میری آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش کے چشمے رواں ہیں۔ اور میرا افروختہ دل اس غم سے غضا کے دہکتے ہوئے انگاروں پر لوٹ رہا ہے کہ دشمن پر بلند پہاڑ کی چوٹیوں اور سربفلک بلندیوں کو پھاندتا ہوا میرے محبوب کے مولد و مدفن کے قریب پہنچ گیا ہے اور ان کے ظلم و ستم سے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی ایک عظیم مصیبت برپا ہے۔ پس اب ان کے ظلموں سے بچ کر نشیب والے کہاں جا سکتے ہیں؟

جب حضور لوگوں کے دینِ حق سے مرتد ہو کر عیسائی بن جانے کی المناک خبروں کو سنتے ہیں تو دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ روح کانپ اٹھتی ہے آنکھوں سے سیلاب اشک پھوٹ بہتا ہے۔

فرماتے ہیں ؎

فَاضَ الْعُیُوْنُ مِنَ الْعُیُوْنِ کَاَنَّھَا
مَاءٌ جَرٰی مِنْ عَنْدَمٍ مُتَعَصِّرٍ
وَالْعَیْنُ بَاکِیَۃٌ وَلَیْسَ بُکَاؤُنَا
شَیْئًا سِوَی الْفَضْلِ الْمُنِیْرِ الْمُسْفِرِ

ہماری آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے رواں ہو گئے ہیں۔ گویا کہ وہ دم الاخوین کا پانی ہے جو اس کے نچوڑنے کے وقت ٹپک پڑتا ہے۔ اب آنکھ رو رہی ہے مگر ہمارا یہ رونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ ہم اس فضلِ الٰہی کو کھینچ لیں جو تاریکیوں کو تابانیوں سے بدلتا اور صبح صبح مطلع عالم پر ہویدا ہوتا ہے۔

حضور رحمتِ خداوندی کا دامن تھام کر اس کے حضور عرض کرتے ہیں ؎

وَلِیْ وَجْدٌ لِقَوْمِیْ فَوْقَ وَجْدٍ
وَمَا وَجْدُ الثَّوَاکِلِ وَالنِّیَاحِ

کہ میرے دل میں میری قوم کے لئے وہ درد جوش زن ہے جو دنیا کے تمام دردوں سے زیادہ ہے اور اتنا درد تو ان عورتوں کو بھی نصیب نہیں ہوا جن کے سب کے سب بچے مر گئے ہوں اور وہ ان کی موت پر نوحہ کناں ہوں۔

پھر فرماتے ہیں ؎

فَھَلْ وَجَدَتْ ثَکْلٰی مِثْلَ وَجْدِیْ
اَذًی اَمْ لَھَا شَانٌ کَشَانٍ

کہ کیا میری طرح وہ عورت بھی درد سے نالاں و پریشان ہے جس کے سب کے سب بچے مر گئے ہوں اور کیا درد و غم سے اس کی حالت بھی میری حالت کی طرح دگرگوں اور خراب ہے؟

دربارِ خداوندی میں روتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ؎

فَانْقَضَ ظَھْرِیْ ضُعْفُھُمْ وَوَبَالُھُمْ
وَمِنْ دُوْنِ رَبِّیْ مَنْ یُّدَاوِیْ وَیَنْصُرُ
فَیَا رَبِّ اَصْلِحْ حَالَ اُمَّۃِ سَیِّدِیْ!
وَعِنْدَکَ ھَیْنٌ عِنْدَنَا مُتَعَسِّرٌ

کہ اے میرے خدا! مسلمانوں کے ضعف اور ان کے وبال نے میری پشت

توڑ دی ہے۔ پس اب تیرے سوا کون ہے جو میرا معالج بنے اور میری مدد کرے۔ اس لئے میں تیرے دربار میں ہی عرض کناں ہوں کہ تو میرے سید و مولیٰ کی امت پر ترس کھا۔ اور اس کی اصلاح فرما کہ یہ کام تیرے لئے تو آسان ہے مگر ہمارے لئے سخت مشکل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امتِ محمدیہ اور اس کے دین کے لئے یہ آہ و زاری اور اشک باری اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کو اپنے پیارے آقا کی ذات سے ہی بے انتہا عشق و محبت نہ تھی بلکہ آپ کی ذات بابرکات سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے بھی بے پناہ محبت تھی۔ اور یہ وہی چیز ہے جس کی بابت کہا گیا ہے ؎

محبت کا تقاضا ہے کہ میں نے
وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا

دیکھئے! حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اور آپ کے دین کی سربلندی اور اقبال مندی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور سربسجدہ ہو کر کیا کچھ کہہ گزرتے ہیں۔ دربارِ الٰہی میں دعا مانگتے ہیں ؎

زور سے جھٹکے اگر کھائے زمیں کچھ غم نہیں
پر کسی ڈھب سے تزلزل سے ہو ملت رستگار

فرماتے ہیں کہ زمین اگر زور سے جھٹکے کھاتی ہے تو ربّ العرش! اسے جھٹکے کھانے دے اور یہاں زلزلہ پر زلزلہ آنے دے۔ مگر جس طرح بھی ہو میرے احمد مختار کی ملت کو غم و الم سے رستگار کر دے۔ کیونکہ یہ وہ غم ہے جو شب و روز میری زندگی کو گھن کی طرح کھائے جا رہا ہے۔

حضور فرماتے ہیں ؎

اس غمِ جانسوز سے آنسو میرے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالم مزا

پھر کہتے ہیں ؎

اے میرے پیارے مجھے اس سیلِ غم سے کر رہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار

پھر فرماتے ہیں ؎

اے خدا! تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہا یہ دیں کہ میں ہوں اشکبار

ایک اور جگہ پر کہتے ہیں ؎

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج نکل جلدی کہ میں ہوں بیقرار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

پھر فرماتے ہیں ؎

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

کیا سلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مراد
یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار

اور آخر میں کہتے ہیں ؎

دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے میری جاں کی پناہ! فوجِ ملائک کو اتار

بسترِ راحت کہاں ان فکر کے ایام میں
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر از شبہائے تار

لشکرِ شیطان کے نرغہ میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی ہے قدرت دکھا اے میرے یار

حضور مسلمانوں کی بہتری کے لئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کناں ہیں ؎

اے میرے پیارے ضلالت میں پڑی ہے میری قوم
تیری قدرت سے نہیں کچھ دور گر پائیں سدھار

پھر حضور فرماتے ہیں ؎

دل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آویں تیرے آنے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

بالآخر حضور کی اس آہ و پکار کو سنکر خدا تعالیٰ بھی حضور کے لئے تسکین کے سامان پیدا کرتا ہے اور حضور کو اسلام کی کامیابی اور فتح کی بشارت دیتا ہے یہاں تک کہ حضور جوشِ مسرت میں فرماتے ہیں ؎

دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ پر اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

یہ ہیں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دردمندانہ دعائیں اور ان کی قبولیت کا معجزانہ اثر کہ ابھی آپ زندہ ہی ہیں کہ ربّ العرش خود آپ کو یہ جانفزا بشارت دیتا ہے ؎

بخرام کہ وقتے تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔

کہ تمہیں مبارک ہو کہ اب تمہارا وقت واپسیں نزدیک آگیا ہے اور ہم نے تمہاری دعاؤں کے طفیل محمدیوں کے پاؤں اونچے مینار پر مضبوط گاڑ دئے ہیں۔

---

## درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی والدہ صاحبہ کو فالج کے مرض سے کچھ صحت بخشی ہے مگر ابھی تک زبان اور دایاں بازو صحیح طور پر کام نہیں کرتے اور نقاہت بہت ہے احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں

(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ ملتان)

---

# چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ امۃ متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۲۳ ہجرت تا ۳۱ ہجرت ۱۳۴۷ ہش تک مساجد کے سلسلہ میں احمدی خواتین کی طرف سے دو سو سینتالیس روپے کے وعدہ جات اور سات سو بیاسی روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا ۱ ہجرت ۱۳۴۷ ہش تک کل وصولی چار لاکھ پچپن ہزار ایک سو ستائیس روپے ہو چکی ہے۔ اس حساب سے ہم نے مزید چوالیس ہزار آٹھ سو تہتر روپے جمع کرنے ہیں۔ گزشتہ چندوں کی رفتار کو دیکھتے ہوئے ایک ہفتہ میں کل سات سو بیاسی روپے کی آمد کچھ بھی تو نہیں۔

کام وہی صحیح سمجھا جاتا ہے جو پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور احسانوں کے ساتھ مسجد مکمل ہو چکی ہے لیکن اس کے لئے جس رقم کا احمدی مستورات نے وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں ہوا اور جب تک مسجد پر خرچ کی ہوئی رقم کی ایک ایک پائی ہم ادا نہ کر دیں۔ ہمیں چین سے نہیں سونا چاہیئے۔ اس ہفتہ کی چندہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ ہماری بہنیں بھی اور عہدہ داران بھی کچھ سست ہو گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں خانۂ خدا کی تعمیر کی توفیق عطا فرمائی۔ اس رقم کو جو ہمارے ذمہ ہے جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بہت سی بہنیں ابھی ایسی ہوں گی جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ہوگا بہت سی بہنوں نے اپنا کیا ہوا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا ہوگا۔ پس میں ہر اس بہن سے جس نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر میں حصہ لے کر برکت حاصل نہیں کی درخواست کرتی ہوں کہ اب بھی اس سعادت میں حصہ لینے کی گنجائش باقی ہے حصہ لیں۔ آج آپ کی تھوڑی سی قربانی آنے والی نسلوں کی دعاؤں کا باعث ہوگی اور آپ کے نام عزت سے لئے جائیں گے۔

تمام عہدہ داران پوری محنت سے لجنہ کی ہر ممبر کے متعلق جائزہ لیں کہ کس کس نے وعدہ پورا کر دیا ہے کون کون باقی ہیں اور کون سی ایسی ہیں جنہوں نے وعدہ بھی نہیں کیا۔ جو اس تحریک میں ابھی تک شامل نہیں ہوئیں ان کو تحریک کر کے ان سے وعدہ لیں۔ ہم سب کی متحدہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اجتماع ۶۸ء تک یہ چندہ پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

---

# جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

دُنیا والے مست ہیں سب اپنی عز و جاہ میں
جان دینا فخر ہے مجھ کو خدا کی راہ میں

خدمتِ دیں کے لئے یا ربّ مجھے توفیق دے
کچھ تو میں حاضر کروں مولا تیری درگاہ میں

وِرد ہو میری زباں پر ہر گھڑی حمد و ثنا
اور پھر مشغول ہو نعتِ رسول اللہؐ میں

دے مجھے شوقِ شہادت تا کہ میں بھی کہہ سکوں
جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا جبکہ ہے حکمِ خدا
اپنی ہر شے پیش کرتا ہوں تیری درگاہ میں

عرش کو ہلتے جو دیکھا کہہ اٹھے یہ فلسفی
کس قدر تاثیر ہے زاہد تری اک آہ میں

جادۂ منزل پہ ہادی تو بھی ہو جا گامزن
تا کہ تیری باریابی ہو اسی درگاہ میں

حکیم سید عبدالہادی ربوہ

# یوم خلافت پر مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

## کھاریاں

مورخہ ۲۶ ہجرت بروز اتوار صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ کھاریاں میں زیر صدارت مکرم مولوی سراج دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم السلام مڈل سکول کھاریاں جلسہ منعقد ہوا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم صوفی نور دین صاحب نے کی اور عزیزم بشارت احمد صاحب نے نظم "بقائے عزت انسان خلافت کی بقاء پہ ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اذان بعد مکرم چوہدری عادل ایاز صاحب نے "نظام خلافت سے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم نائب مربی چوہدری بدر عالم صاحب اختر نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔

ان کے بعد خاکسار عبدالوہاب احد شاہد نے "قیام خلافت اور اسکی برکات" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ نظام خلافت ایسا روحانی نظام ہے۔ جسے خود اللہ تعالےٰ اپنی قدرت اور تصرف سے قائم کرتا ہے اور اس سے وابستگی تمام برکات کی کلید ہے۔ آخر میں صدر مجلس نے سیدنا و امامنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے خلافت کے متعلق ارشادات پڑھ کر سنائے اور احباب جماعت کو خلافت کے نتیجہ میں عائد شدہ ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی تلقین کی اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

عبدالوہاب احمد شاہد
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

## گھسیٹ پور چک ۶۹ ج B

بتاریخ ۲۷ مئی بعد از نماز ظہر یوم خلافت کے سلسلہ میں اجلاس منعقد کیا گیا۔ مندرجہ ذیل مضامین پر تقاریر کی گئیں۔

(۱) مقام خلافت (۲) برکات خلافت
(۳) خلافت سے وابستگی اور خلافت کی اہمیت

اجلاس زیر صدارت میر ظفر اقبال احمد صاحب آف لاہور قائد وفد وقف عارضی منعقد ہوا جس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو کہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم سلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد مندرجہ بالا عنوانوں پر علی الترتیب خاکسار مولوی فتح محمد صاحب مکرم محمد عبداللہ صاحب مکرم چوہدری بدرالدین صاحب (وقف عارضی) اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ گھسیٹ پور نے تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد صدر نے مختصر سی تقریر کی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## ملتان

جماعت احمدیہ ملتان نے مورخہ ۲۶ مئی ہجرت کو بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں جلسہ یوم خلافت پر شاندار جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم سید منظور احمد صاحب نے کی اور خاکسار نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب نے خلافت احمدیہ پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کا بیان احباب کے سامنے رکھا جس میں خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی ایک رویاء کا ذکر کیا ہے جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت اولیٰ کی طرف اشارہ تھا۔ مضمون بڑی توجہ سے سنا گیا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی صدر جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی نے خلافت کی اہمیت کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس میں قرآن کریم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کے ساتھ وابستگی کی برکات کو واضح کیا گیا۔

بعد ازاں مکرم مقبول احمد صاحب بھٹی نے درثمین سے نظم پڑھ کر سنائی اور پھر خاکسار نے (خلافت کی اطاعت) اور اس سے وابستگی سے متعلق برکات پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم ملک احسان اللہ خان صاحب سابق مبلغ افریقہ نے اطاعت خلافت کی وجہ سے ترقیات جماعت کے متعلق نہایت ایمان افروز واقعات بڑے احسن رنگ میں بیان کئے جو احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے اور آخر میں خلافت سے وابستگی اور اطاعت و فرمانبرداری کی تحریک کی۔ تمام تقاریر بفضلہ تعالےٰ نہایت ایمان افروز تھیں جو احباب نے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنیں۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ملتان نے اختتامی دعا کروائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ حاضری بھی کافی تھی۔ غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ کی کارروائی کو دلچسپی کے ساتھ سنا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## سیالکوٹ

جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں مورخہ ۲۶ ہجرت کو جلسہ "یوم خلافت" مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم ہوئی جو مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب نے کی اور پھر نظم مکرم فلاح الدین صاحب نے پڑھی اور پھر مندرجہ ذیل پروگرام کے ماتحت ان اصحاب نے تقاریر کیں۔

"خلافت کی اہمیت" پر شیخ محمد الیاس صاحب۔ "ضرورت خلافت" پر قریشی مظہر احمد صاحب نے "خلافت کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات" سے بشیر احمد صاحب نے "خلافت کا ثبوت حضرت خلیفہ اول کے ارشادات سے" شیخ شاہد محمود صاحب نے "برکات خلافت" پر عزیزم سید علی احمد طارق نے اور "خلافت احمدیہ کی برکات غیروں کی نظر میں" پر خاکسار نے "برکات خلافت" پر مکرم شیخ ارشد علی صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم جناب امیر صاحب نے صدارتی تقریر کے بعد دعا فرمائی۔ اور تقریباً دو گھنٹے کی کارروائی کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

## خوشاب

مورخہ ۲۶ ہجرت کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم عبدالرحیم خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم عبدالعزیز خان صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ حافظ مظفر احمد صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم پڑھ کر سنائی جناب پریذیڈنٹ صاحب نے جلسہ کا غرض و غایت بیان فرمائی

مکرم رانا عطاء اللہ صاحب نے خلافت اور اطاعت کے موضوع پر تقریر فرمائی دوسری تقریر محترم مولوی عبدالمنان خان صاحب نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت اور برکات پر فرمائی۔

آخر میں رانا محمد حسین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

## میرپور خاص سابق سندھ

مورخہ ۲۶ ہجرت کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم جناب ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی احمدیہ مسجد میرپور خاص میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم منور احمد صاحب انور نے کی۔ نظم عزیزم حمایت احمد نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مولوی شوکت حسین صاحب شاد مولوی فاضل نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر تقریر کی اور مربی سلسلہ عالیہ مولوی رحمت اللہ خان صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی آخر میں مکرم صدر صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ ختم کیا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## نوکوٹ

"مورخہ ۲۶ مئی بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر میں زیر صدارت ڈاکٹر محمد یونس صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مقامی جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز حمید احمد صاحب طاہر نے کی۔ نظم احمد سعید احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے "جماعت احمدیہ میں خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ نیز حوالہ جات سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا ہونا ضروری تھا۔ آخر میں محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب پریذیڈنٹ مقامی نے مسئلہ خلافت پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔"

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

## چک ۱۸۴ ج R

جماعت احمدیہ چک ۱۸۴ ج R کے زیر اہتمام مورخہ ۳۱ ہجرت ۱۳۴۷ھش کو مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہذا کے زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم ناصر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب موصوف اور خاکسار نذیر احمد خادم نے خلافت کی اہمیت و ضرورت اور برکات خلافت کی تفصیل سے ذکر کیا۔ اور احباب جماعت کو ہمیشہ ہمیش خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کی گئی۔ دعا پر اس بابرکت اجلاس کا اختتام ہوا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے**

# نمازوں کے درمیانی وقفہ میں

## ایک لطیف اشارہ

نماز پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اور یہ عبادت خاص اوقات کے ساتھ لازم کی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

اسلام کے اس اہم رکن کی تفصیل کا ہر جزو اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتا ہے۔ اس وقت نذرِ نظر نمازوں کا درمیانی وقفہ ہے کہ اس میں کمی بیشی اپنے اندر کیا حکمت رکھتی ہے مثلاً نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان ایک لمبا وقفہ ہے لیکن بعد کی نمازوں کے درمیان وقفہ کم کر دیا گیا ہے۔ دراصل ہمارے حکیم اور علیم خدا نے اس میں ایک لطیف اشارہ رکھا ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں درج ذیل ہے

"نماز کے اوقات میں انسانی زندگی کے مختلف حصوں کی طرف لطیف اشارہ رکھا گیا ہے۔ اور اسی لئے دن کے آخری حصہ میں جب رات کی تاریکی قریب آ رہی ہوتی ہے۔ نمازوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر دیا گیا ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ عالم آخرت کی تیاری عمر کی زیادتی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جانی چاہیئے"۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۲۱)

یہ رائے مخص بالخصوص انصار اللہ سے ہے۔ جنہیں "عمر کی زیادتی" کے ساتھ "عالم آخرت کی تیاری" تیز سے تیز تر کر دینی چاہیئے۔

اس قیمتی نکتہ کی طرف انصار کو متوجہ کرنے کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گذر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان جا رہا ہو۔ تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندہ ہو۔ اسکے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زادِ راہ نہ ہو جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے"

(راہ عمدی صفحہ ۲۵)

عالم آخرت کی تیاری کے لئے بہترین زادِ راہ وہ نمازیں ہیں جو پوری شرائط کے ساتھ ادا کی جائیں۔ عالم آخرت کی تیاری اس زادِ راہ کے بغیر ناممکن ہے۔

پس انصار اللہ کے لئے نمازوں کے وقفہ میں کمی بیشی کے ذریعہ جو لطیف اشارہ رکھا گیا ہے وہ انہیں اولین طور پر نماز جیسے قیمتی اور ضروری زادِ راہ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث ہونا چاہیئے اور بعد نماز بھی ایسی جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد کے مطابق ہو۔ فرمایا

"اس تنظیم کے ذریعہ علاوہ اور کاموں کے اس امر کی بھی نگرانی رکھی جائے کہ کوئی شخص ایسا نہ ہے جو مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو"۔

(راہ عمدی صفحہ ۲۵)

نماز کی اہمیت کے بارے میں جس قدر کہا جائے وہ کم ہے۔ لیکن خلاصہ کے طور پر یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قطعی فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

پس عالم آخرت کی تیاری کے لئے ہم "عمر کی زیادتی" کے ساتھ ساتھ (یعنی انصار اللہ کی عمر میں) نماز جیسے اہم رکن اور لازمی زادِ راہ سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(نائب قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

# کراچی میں تراجم قرآن کریم کی نمائش

کراچی میں دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی ایک نمائش زیر اہتمام جماعت احمدیہ کراچی ۹ جون کو ایک ہفتہ کے لئے منعقد ہو رہی ہے۔ یہ نمائش احمدیہ لائبریری نزد ریڈیو پاکستان بندر روڈ کراچی میں ہو رہی ہے۔ اس نمائش میں یورپی، افریقی اور ایشیائی زبانوں میں بیس سے زائد تراجم کے علاوہ قرآن پاک کے نادر نسخے بھی زیارت کے لئے رکھے جا رہے ہیں۔

(تاثیر احمدی)

# ضرورت نقیب برائے مسجد

"جماعت احمدیہ پشاور کو مسجد کے لئے ایک مستعد دیندار نقیب کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مڈل پاس ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ صحت مند اور درمیانی عمر کا ہو نقیب کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:۔

(۱) مسجد میں حاضر باشی۔ حفاظت۔ صفائی اور سامان کی نگرانی اور پانچ وقت اذان دینا وغیرہ وغیرہ

(۲) مہمانوں کی مہمان نوازی اور خدمت

(۳) احباب جماعت کے گھروں سے واقف ہو کر فوری پیغام اور ڈاک پہنچانا

دیگر شرائط زبانی بھی طے ہو سکتی ہیں۔ تنخواہ ۶۰-۲۰-۰۰ کے گریڈ میں دی جائیگی درخواستیں ذیل کے پتے پر آنی چاہئیں۔

شمس الدین امیر جماعت احمدیہ مکان ۱۰۸۶ محلہ جرگن شاہ۔
علاقہ ڈگری - پشاور شہر

## دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مورخہ ۳ جون کی صبح کو ۶۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جسکے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی

مرحومہ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(عبد اللہ خان ذوالبال حال ربوہ)

## دعائے نعم البدل

سید مسعود احمد صاحب بخاری اسسٹنٹ کمانڈنٹ کوہ نور ملز لائلپور کا چھوٹا لڑکا عزیزم ناصر احمد بعمر ۲ ماہ مورخہ پانچ احسان کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

والدین کی شدید خواہش تھی کہ مرحوم کو ربوہ دفن کیا جائے۔ نماز جنازہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی اور عزیز کو پھول کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(عبد المجید آصف - لائلپور)

## از دفتر چوہدری محمد خورشید انور صاحب

ایڈووکیٹ نارووال

محمد اسلم ولد محمد دین قوم مغل ساکن نارووال (مدعی)

بنام

سعیدہ اختر دختر محمد اسمٰعیل قوم مغل ساکن محلہ اسلام پورہ نارووال۔ مدعا علیہ

دعوے اعادہ حقوق زن و شوئی بعدالت مدعا علیہ بمنشاء قانون دفعہ ۸ فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء

نارووال مدعا علیہ کو اطلاع دی جاتی ہے مدعی نے آپ کے خلاف دعوے اعادہ حقوق زن و شوئی بعدالت جناب فیض اسلام صاحب جج فیملی کورٹ نارووال دائر کر رکھا ہے۔ اسلئے آپ جواب دہی کے لئے اندر پندرہ یوم حاضر عدالت کر دائیں۔ ورنہ آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی نقل عرض دعوے معہ شیڈول گواہان نوٹس رجسٹری تھانہ میں ارسال کر رہے ہیں۔

تاریخ پیشی مورخہ ۱۹ / ۶ / ۶۸ مقرر ہے۔

۱۹ / ۵ / ۶۸

محمد اسلم مدعی بذریعہ کونسل تحریر

دستخط:۔

چوہدری محمد خورشید انور
ایڈووکیٹ نارووال

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ہر قسم کے نسوانی (خواہ کتنے پرانے) امراض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں، مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

# اقوام متحدہ کا بجٹ

38

## چودہ ۱۴ کروڑ سولہ ۱۶ لاکھ ڈالر

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے ۱۹۶۸ء کے لئے اقوام متحدہ کا سالانہ بجٹ تیار کرا کے شائع کیا ہے اس کے مطابق اخراجات کی رقم چودہ کروڑ سولہ لاکھ انیس ہزار تین سو ڈالر ہے۔

مالی سال ۱۹۶۸ء کے کل اخراجات کا جو بجٹ تیار کیا گیا تھا، اس کی رقم ۱۹۶۷ء کے بجٹ میں شامل کل اخراجات کی رقم سے بقدر ایک کروڑ تیس لاکھ بیاسی ہزار تین سو ستر ڈالر یعنی ۹ء۵۸ فی صد زیادہ محسوب کی گئی تھی۔

پانچ سو چوبیس مجوزہ اسامیوں کو پر کرنے کے لئے فاضل عملے کی تقرری کے لئے ایک درخواست سب سے بڑا واحد حصہ ہے جس کی وجہ سے بجٹ میں اضافہ ہوا ہے۔ زیادہ اسامیاں اقتصادی اور معاشرتی میدان عمل میں تجویز کی گئی ہیں۔ اگر سیکرٹری جنرل کی تجویز جوں کی توں مان لی جائے تو اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے عملے کی کل تعداد آٹھ ہزار ایک سو دو ہو جائے گی۔

انتظامیہ و میزانیہ کے موضوعات سے متعلق مشاورتی کمیٹی نے سیکرٹری جنرل کے مجوزہ تخمینہ جات پر غور کرنے کے بعد اس کی رقم چھپن لاکھ ۲۶ ہزار سات سو ڈالر کی کمی کرنے کی سفارش کی ہے

ماہرین کی یہ جماعت جنرل اسمبلی نے مقرر کر رکھی ہے اگر اس کی سفارش کو منظور کر لیا جائے تو ۱۹۶۸ء کے کل اخراجات کی رقم تیرہ کروڑ انسٹھ لاکھ بانوے ہزار چھ سو ڈالر رہ جائے گی مشاورتی کمیٹی کی رپورٹ بھی تخمینہ جات کے ساتھ ساتھ شائع کی گئی ہے۔

اس نے سفارش کی ہے کہ ۱۹۶۸ء میں مجوزہ نئی اسامیوں کی تعداد تقریباً آدھی کر دی جائے۔ اصل تجویز میں ۱۹۶۷ء کی بہ نسبت دو سو اکہتر اسامیاں بڑھانے کی سفارش کی گئی تھی۔

جنرل اسمبلی کا بائیسواں اجلاس، جو صدر مقام پر ۱۹ ستمبر سے شروع ہونے والا ہے، دونوں دستاویزات کو سامنے رکھ کر ۱۹۶۸ء کے بجٹ پر پانچویں اور ترمیم شدہ تخمینے پر بحث و تمحیص کرے گا۔ بشرطیکہ وہ اگلے چند ماہ میں پیش کر دیئے جائیں۔ پانچویں کمیٹی میں جو انتظامیہ و میزانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ تبادلۂ خیالات ہو جانے کے بعد بجٹ کا مسودہ مکمل اجلاس کے سامنے آئے گا جہاں اس کی منظوری کے لئے دو تہائی اکثریت درکار ہوتی ہے۔ ترمیم شدہ تخمینہ جات کی بنیاد ان نئی کارگزاریوں سے متعلق کئی تجاویز ہوں گی۔ جن کا اندازہ اس وقت نہیں ہو سکا تھا جب کہ سیکرٹری جنرل نے مئی میں اصل بجٹ پیش کیا تھا۔ تخمینہ جات کے مطابق ان میں اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے بیالیسویں اور تینتالیسویں اجلاس منعقدہ ۱۹۶۷ء کے فیصلے نئے کارنامے جو انسانی حقوق کے کمیشن نے فروری اور مارچ میں تجویز کئے تھے۔ نیز شاہدوں اور پیشوں کا جو عالمی عدالت کے اراکین کو ادا کی گئیں شامل ہے۔ دہاہ جون میں چھڑنے والی مشرق وسطیٰ کی لڑائیوں کے سلسلے میں جو فاضل ذمہ داریاں اقوام متحدہ نے اپنے سر لی تھیں ان سے قبل یہ دستاویز تیار کی گئی تھی)۔

سیکرٹری جنرل کے تخمینے کے مطابق ۱۹۶۸ء کے لئے بجٹ کی خالص رقم گیارہ کروڑ چھہتر لاکھ بیاسی ہزار چھ سو ڈالر ہوگی۔ اور مشاورتی کمیٹی کی سفارش کے مطابق اکروڑ ۲۵ لاکھ ایک ہزار آٹھ سو ڈالر ہوگی۔ اور اسمبلی کے طے شدہ قاعدے کے مطابق اسی بنیاد پر ممبر ملکوں کے چندوں کا تناسب مقرر کیا جائے گا۔

اگر سیکرٹری جنرل کا تخمینہ منظور کر لیا گیا تو ۱۹۶۷ء کے مقابلے میں اگلے سال ممبر ملکوں کو نوے لاکھ ڈالر سے کچھ زیادہ رقم مجموعی طور ادا کرنی ہوگی۔

ممبر ملکوں کے چندوں کے علاوہ باقی دوسرے ذرائع سے جو آمدن ۱۹۶۸ء میں ہوگی اس کا اندازہ سیکرٹری جنرل کے تخمینے کے مطابق دو کروڑ انتالیس لاکھ چھتیس ہزار سات سو ڈالر ہوگا۔ گویا ۱۹۶۷ء کے مقابلے میں آمدنی بقدر ۳۳ لاکھ ۱۰ ہزار ۵ سو ۷۴ ڈالر زیادہ ہوگی۔

مشاورتی کمیٹی نے آمدنی کی رقم میں کمی بیشی کی ہے، یعنی اس کے اندازے کے مطابق آمدنی دو کروڑ ۳۴ لاکھ نوے ہزار آٹھ سو ڈالر ہوگی۔ اقوام متحدہ اور تمام متعلقہ اداروں کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے مشاورتی کمیٹی نے حساب لگایا ہے کہ مجموعی طور پر وہ سب ۱۹۶۸ء میں تقریباً ۳۹ کروڑ ۴۲ لاکھ ڈالر صرف ہوں گے گویا اس سال کے مقابلے میں دو کروڑ اٹھاون لاکھ ڈالر یا ۸ء۶ فی صد کا اضافہ ہوا ہے

اس کے علاوہ ممبر ملکوں سے کہا جا رہا ہے کہ قبرص میں قیام امن کے متعلق اقوام متحدہ کی فوج کے لئے رضاکارانہ چندے دیں۔ اس کا خرچ مارچ ۱۹۶۴ء سے دسمبر ۱۹۶۷ء تک سات کروڑ ستر لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔


خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

(ربوہ کا)

مشہور و معروف دواساز ادارہ جس میں

عرق، شربت

تازہ بتازہ صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں

نیز ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ ہر وقت تیار مل سکتی ہیں

اپنی

جملہ طبی ضروریات کے لئے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کو یاد رکھیں



# نوٹس ٹنڈر

آئٹم ریٹ / ٹنڈر پر بیم ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے اپنے نام کی تجدید برائے سال ۱۹۶۸ء کروائی ہو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مجوزہ فارم پر مورخہ ۶/۶۸ ۱ بوقت ۱۱ بجے مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ٹھیکیداران یا ان کے نمائندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ کام کی تفصیل زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہے۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر دے۔ ٹنڈر فارم ہیڈ کلرک سے قیمتاً ۵ روپے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ زرضمانت چالان خانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال کی صورت میں ٹنڈر کے ساتھ منسلک ہونا چاہیئے۔ درخواستیں برائے پریکوالیفکیشن ۶/۶۸ ۲۹ کو ان ٹھیکیداران سے وصول کی جائیں گی۔ جو

۱۔ سڑک کی مشینری کا انتظام کر سکیں
۲۔ ٹیکنیکل سپروائزر رکھتے ہوں۔
۳۔ "ASHO" سپے سی فیکیشن کے مطابق سڑک کی تعمیر کا تجربہ رکھتے ہوں۔

| نمبر شمار | نام تفصیل کام | تخمینہ رقم | زرضمانت | معیاد |
|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | لائل پور جھنگ روڈ میل نمبر ۱۱۵/۴ تا ۱۱۹/۴ کی مرمت خصوصی و سڑک کے خستہ کناروں کی مرمت | ۲،۵۰،۰۰۰ | ۵۰۰۰ | ۳ ماہ |

مہتمم روڈز مینٹیننس ڈویژن۔
لائل پور

INF(M) 782/68



امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کریں

(اس لئے کہ)

★ حضرت المصلح الموعود کی جاری کردہ تحریک ہے۔
★ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
★ یہ ایک الہامی تحریک ہے
★ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع کریں (افسر امانت تحریک جدید)

# رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شفقت علیٰ خلق اللہ میں

## مومنوں کے لئے ایک بڑا بھاری سبق مضمر ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شفقت علیٰ خلق اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" غرض لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بے مثال شفقت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی اور بتایا گیا ہے کہ آپ ان کی ہدایت کے لئے رات اور دن اس قدر جدوجہد فرماتے اور اتنی دعائیں کرتے تھے کہ قریب تھا کہ آپ اس غم سے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے۔ آپ کو نہ اپنے کھانے کی پرواہ تھی نہ پینے کی پرواہ تھی۔ نہ نیند اور آرام کی پرواہ تھی۔ آپ لوگوں کو ہلاکت کے گڑھوں سے بچانے اور انہیں نجات اور سلامتی کا راہ دکھانے کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے اور اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ گویا جس طرح جوش کی حالت میں بعض دفعہ انسان بکرے پر چھری چلاتے ہوئے اس چھری کو گردن کے آخری حصہ تک پہنچا دیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ اگر ذرا سا بھی اور زور لگ جائے تو اس کی گردن کٹ کر پرے جا پڑے، اسی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان کو ہلاک کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ اور اگر آپ کی جان بچی تو اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ نے کوئی کمی کی تھی بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی غیر معمولی حفاظت فرمائی ورنہ آپ نے اپنی جان کو ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس امتیازی خصوصیت جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے اس میں مومنوں کے لئے بھی بڑا بھاری سبق ہے اور انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو اس حد تک پہنچاؤ کہ دشمن کی نظر میں تو وہ صریح خودکشی ہو مگر تم جانتے ہو کہ وہ خودکشی نہیں بلکہ اسی میں تمہاری ابدی حیات کا راز مضمر ہے قرآن مجید میں جنگ احد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت منافق کہتے تھے کہ اگر ہمیں علم ہوتا کہ لڑائی ہوگی تو ضرور ساتھ دیتے (آل عمران آیت ۱۶۸) اس کے یہ معنے نہیں کہ انہیں علم نہیں تھا کہ لڑائی ہوگی۔ بلکہ بات یہ ہے کہ انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ لڑائی کے لئے مدینہ سے باہر نہ نکلیں۔ اور اس پر دو روز بحث ہوتی رہی۔ پس منافق باہر نکل کر لڑنے کو خودکشی قرار دیتے تھے۔ اور جب وہ یہ کہتے تھے کہ اگر ہمیں لڑائی کا علم ہوتا تو ہم ضرور جاتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ ہم تو اسے لڑائی نہیں بلکہ خودکشی سمجھتے تھے اس لئے شامل نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ اپنی مومن جماعت کے سپرد ہمیشہ ایسے کام کرتا ہے جسے لوگ خودکشی سمجھتے ہیں۔ ان جماعتوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں اپنے اموال اپنے اوقات اور اپنی عزت و آبرو غرض سب کچھ قربان کر دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں جو اتنی بڑی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور منافق بھی کہتے ہیں کہ یہ بیوقوف لوگ ہیں جو ہمیں بھی بیوقوف بنانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بھی اسی طرح قربانی کرو جس طرح ہم کر رہے ہیں غرض منافق بھی اور مخالف بھی سب اسے ہلاکت سمجھتے ہیں۔ مگر مومن جانتے ہیں کہ یہ ہلاکت نہیں بلکہ زندگی کو قائم رکھنے کا ذریعہ ہے پس

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بے مثال خصوصیت اور آپ کی شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک بے نظیر نمونہ ہی پیش نہیں کیا گیا بلکہ مومنوں کو یہ نصیحت بھی کی گئی ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو اس حد تک پہنچاؤ کہ دوست اور دشمن کی نگاہ میں تمہاری گردن کٹنے کے قریب پہنچ جائے اور ہر شخص یہ سمجھے کہ تم موت کے منہ میں جا رہے ہو۔ یہی وہ مقام ہے کہ جو روحانی جماعتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر انہیں ابدی حیات حاصل نہیں ہو سکتی "

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

## زمینداره مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایسی دیہاتی مجالس جن کی زیادہ تر آمد زراعت سے ہوتی ہے عموماً پورے سال کا چندہ انصار اللہ فصل ربیع پر ادا کر دیا کرتی ہیں۔ اب ادائیگی کا موقع آگیا ہے۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران مہربانی فرما کر توجہ کریں اور بالشرح چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

## جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

بقیہ صفحہ اول

نے حاضرین سے خطاب فرما کر انہیں اپنے دلوں میں عشق رسولؐ کی آگ بھڑکانے اور حضور کے رنگ میں رنگین ہو کر قرب الٰہی کی منازل طے کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں تسبیح و تحمید کرنے اور درود پڑھنے کی اس تحریک کا بھی ذکر کیا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم محرم الحرام ۱۳۸۸ھ سے جماعت میں جاری فرمائی۔ جس کے مطابق اس وقت سے ہی اصولی احباب بالالتزام دو سو مرتبہ روزانہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز آئندہ بھی پورے تعہد کے ساتھ پڑھتے چلے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم اپنے دلوں میں عشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آگ بھڑکا کر اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کریں اور اس طرح اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

صاحب صدر کی ایمان افروز تقریر کے بعد یہ جلسہ سوا دس بجے اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

## ضروری تصحیح

الفضل ۸ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۷ جون ۱۹۶۸ء میں محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور کا خطبۂ استقبالیہ شائع ہوا ہے، جو موصوف نے ۳۱ امان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد میں پڑھا تھا۔ اس میں صفحہ ۴ پر کالم ۳ کے پہلے پیراگراف کی تیسری سطر میں "سن" غلط شائع ہو گیا ہے۔ لکھا یہ گیا ہے کہ "خاکسار نے ۱۹۱۱ء میں وکالت کا کام شروع کیا" جو درست نہیں۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ۱۹۲۱ء میں وکالت کا کام شروع کیا تھا۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

## اجتماع انصار اللہ ضلع سرگودھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے مطابق مجلس انصار اللہ ضلع سرگودھا کا اجتماع مورخہ ۱۴ احسان ۱۳۴۷ ہش (۱۴ جون ۱۹۶۸ء) بروز جمعہ مسجد احمدیہ سرگودھا میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ مرکز سے مندرجہ ذیل احباب کا وفد اس اجتماع میں شامل ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

۱۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نائب قائد وقف جدید۔ امیر وفد

۲۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد ۳۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۴۔ " چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال ۵۔ " ملک محمد عبداللہ صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد

اس اجتماع میں سرگودھا شہر و چھاؤنی کے تمام انصار اور سرگودھا ضلع کی مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام یا ان کے نمائندوں کی حاضری لازمی قرار دی گئی ہے اس لئے متعلقہ دوستوں سے پُرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس اجتماع میں ضرور تشریف لائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اس موقعہ پر ناظم ضلع کا انتخاب بھی ہوگا۔ ان شاء اللہ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴ ۵۲